سہ ماہی

جلد نمر ۲ ۔ شمارہ نمبر ٦ ۔ اپریل تا جون ۔ ۲۰۲۳

# مصنوعی روشنی

## کے سہارے فصلوں کا اگاؤ

## زراعت اور پانی کا مناسب استعمال

TO READ MORE
PLEASE VISIT
WWW.EVYOLGROUP.COM

# ذہین دار نامہ

## فہرست


03 اِداریہ

04 مصنوعی روشنی کے سہارے فصلوں کا اگاؤ

13 اسپرے سے متعلق رہنما اصول!

14 15 سائیلج کی اہمیت!

16 certus seeds بہتر کل کی تعمیر!

17 ذہین دار مُجھے بدلنا ہے!

07 زراعت اور پانی کا مناسب استعمال

10 11 12 ترشاوہ پھل - نقصان دہ کیڑے اور بیماریاں

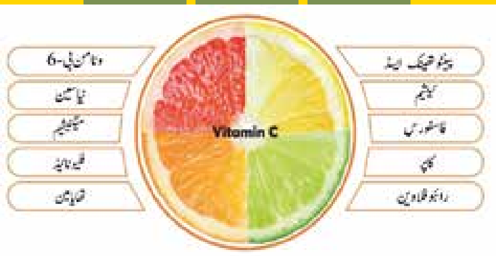

18 دالیں

19 20 کیمپین کارنر



**ایڈیٹر انچیف**
غضنفر علی

**ایڈیٹر**
نفیس احمد

**معاونین**
راشد سیال
علی اکبر
یحییٰ خان
حافظ عثمان
ملک عثمان
عبداللہ حسن

**ڈیزائن اینڈ لے آؤٹ**
محمد عمران

**فوٹو گرافی**
محمد عثمان مشتاق

**ایڈیٹر کے نام**
اس ای میل پر رابطہ کریں
customer@evyolgroup.com



**DISCLAIMER:**
The articles published in this newsletter are collected from various and authentic sources and are disseminated for information purpose only. Therefore the organization shall not be responsible for any mistake / error.




ذہین دار مُجھے بدلنا ہے!

# اِداریہ

ذہین دار

مُجھے بدلنا ہے!

## عزیز ہم وطنو!

ہم سب جانتے ہیں کہ زراعت ہمارے ملک کے لیے ایک اہم ترین شعبہ ہے جو اقتصادی ترقی اور ملک کی خود کفالت کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ زراعت کی صورتحال کی بات کریں تو پاکستان کی زراعت کے کچھ اہم مسائل بڑھتی ہوئی آبادی، پانی اور بجلی کی نامکمل دستیابی اوراس کے بڑھتے نرخ اور دن بدن بدلتے موسمی حالات شامل ہیں۔

ان تمام مسائل کے باوجود ہمیں اپنی پیداوار کو بڑھانے کی طرف توجہ دینی ہوگی تبھی ہم اپنے ملک کی ضروریات کو پورا کر کے ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ اس وقت جہاں دنیا مصنوعی ذہانت **(آرٹیفیشل انٹیلیجنس)** کو اپنا کر اپنی زندگی کو سہل بنانے کی طرف توجہ دے رہی ہے وہیں ہمیں بھی اس ٹیکنالوجی کے ساتھ قدم سے قدم ملاکر زراعت میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ آنے والے چند سالوں یا مہینوں میں مصنوعی ذہانت **(آرٹیفیشل انٹیلیجنس)** تک عام آدمی کی رسائی ممکن ہوگی۔

## معزز قارئین!

آج زراعت زمین اور کھیت کی محتاجی سے نکل کر آپ کے اور ہمارے گھر کی دہلیز تک آ پہنچی ہے جیسا کہ آپ نے ہمارے گزشتہ شمارے میں پڑھا ہوگا جہاں ہم نے جدید فارمنگ کے طریقے آپ تک پہنچائے ہیں اور فصلوں کو بغیر مٹی کے اگانے کی بات کی گئی ہے وہیں ورٹیکل فارمنگ کے عروج کے رواج کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس میں فصلیں اپنے گھروں اور کمروں کے اندر مصنوعی روشنی کے سہارے اگائی جاسکتی ہیں۔

## معزز ذہین دار بھائیو!

ہم جہاں بات کر رہے ہیں ٹیکنالوجی کو اپنانے کی وہیں زراعت میں جدید طریقہ کاشت کو اپنا کر ہم بہتر پیداوار حاصل کر سکتے ہیں باغات لگانے کے لئے ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن کے طریقہ کار کو اپنا کر ہم فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل کر سکتے ہیں اور جہاں بات کریں ہم مہنگی بجلی کے استعمال سے فصلوں کو پانی دینے کی وہاں پانی کے بہتر استعمال سے اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں ۔آج دنیا میں گندم پانی کے صحیح استعمال کے ذریعے ریگستانوں میں اگائی جا رہی ہے جیسا کہ متحدہ عرب امارات میں لگائی جانے والی گندم۔ یہ سب وہ حقائق ہیں جنہیں آج تک صرف افسانوں میں ہی پڑھا جاتا تھا لیکن ٹیکنالوجی نے اس تخیل کو بھی حقیقت میں بدل کر رکھ دیا ہے۔

یہ دکھنے میں چھوٹے چھوٹے قدم معلوم ہوتے ہیں لیکن ان اقدامات کو اٹھا کر ہی ہم پاکستان کی زراعت کو جدید اور بہتر پیداوار کے قابل بنا سکتے ہیں ۔ آئیں ہم سب مل کر اس میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں تاکہ پاکستان کا شمار دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ہو سکے ۔

# مصنوعی روشنی

## کے سہارے فصلوں کا اگاؤ

مٹی میں فصلوں کی افزائش زراعت کے آغاز سے ہی رائج ہے۔ کسانوں نے کھیتی باڑی کے طریقوں اور دستیاب ٹیکنالوجی کو ایسی فصلیں اگانے کے لیے استعمال کیا ہے جو ان کے خاندانوں کا پیٹ پالتی ہیں۔ چونکہ سائنسدانوں کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ عالمی آبادی میں اضافہ ہوا ہے اور اسی تیزی سے ہوتا رہے گا، اس لیے ایک حل تیار کرنے کی ضرورت ایک فوری اور اہم معاملہ بن گیا ہے۔

بڑھتی ہوئی دنیا کی آبادی کے لیے خوراک کا ذریعہ فراہم کرنا کسانوں کے لیے آسان کام نہیں ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں نے غیر متوقع موسمی حالات کو جنم دیا ہے۔ ان کی محنت اکثر اولے، ٹھنڈ، اور خشک سالی یا سیلاب کی وجہ سے خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ سائنس میں قابل ذکر کامیابیوں نے قابل کاشت زمین کی کمی، پانی کی کمی، اور ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں جیسے مسائل کو حل کرنے میں کامیاب کیا ہے، اس طرح گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی آئی ہے۔

صرف چند دہائیاں پہلے، ایک کنٹرول شدہ ماحول میں کاشتکاری صنعت میں ہر ایک کے لیے سائنس فکشن کی طرح لگتی تھی۔ آج، یہ ایک حقیقت ہے، جو مستقبل کے تمام چیلنجوں کے ممکنہ جواب کے طور پر کام کر رہی ہے جو خوراک کی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

## کنٹرول شدہ ماحول میں کاشتکاری

کنٹرول شدہ ماحول میں کاشتکاری شہری کاشتکاری کی ایک قسم ہے جہاں ماحولیاتی حالات جیسے روشنی، درجہ حرارت، نمی اور غذائیت کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس قسم کی کاشتکاری کا مطلب ایسا انڈور(Indoor) طریقہ ہے، جیسے ورٹیکل فارمنگ اور گرین ہاؤسز۔ فارم کے دونوں ہائڈروپونک طریقے، ایروپونک اور ایکواپونک نظاموں کو ملا کر فصل کی نشوونما کرتے ہیں۔

عمودی فارموں اور گرین ہاؤسز کے درمیان اہم فرق قدرتی روشنی ہے۔ ایک عمودی فارم مصنوعی روشنی سے روشن ہوتا ہے، جبکہ گرین ہاؤس زیادہ تر قدرتی روشنی پر انحصار کرتے ہیں۔ تاہم، کسان فصلوں کی نشوونما کو منظم کرنے کے لیے گرین ہاؤس فارم کے اندر مصنوعی روشنی کا استعمال کر سکتے ہیں۔

## سورج کی روشنی کا استعمال کیے بغیر کاشتکاری

مصنوعی روشنی کے تحت فصلیں اگانا ایک انقلابی سائنسی فارم پریکٹس ہے۔ ابتدائی طور پر، عمودی فارمز نے فصل کی نشوونما میں مدد کے لیے فلوریسینٹ لائٹس کا استعمال کیا۔ تاہم، ایل ای ڈی(LED) لائٹ ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ، فلوریسینٹ لائٹس کو آہستہ آہستہ نئے، توانائی کے موثر بلب سے تبدیل کیا جا رہا ہے۔ بہترین عمل گلابی روشنیوں کا استعمال کرنا ہے، یعنی سرخ اور نیلی ایل ای ڈی(LED) لائٹس کا امتزاج۔ سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ سرخ اور نیلے رنگ کی روشنی وہی روشنی ہے جو ایک فصل کو کامیابی سے بڑھنے کے لیے درکار ہوتی ہے۔

## فصل کی نشوونما پر گلابی روشنی کا اثر

نیلی روشنی فوٹوٹراپزم پر اثر انداز ہوتی ہے، سٹومیٹا کا کھلنا جو فصل کے پانی اور کلورفل کی پیداوار کو برقرار رکھنے کو منظم کرتا ہے۔ فائٹو کروم زیادہ تر سرخ روشنی کو جذب کرتے ہیں۔ سرخ روشنی فصلوں میں بھی مختلف قسم کے ردعمل پیدا کرتی ہے۔ وہ بیج کے اندر

جڑوں کی نشوونما، اوردوسرے عوامل میں مدد کرتی ہیں۔

مصنوعی روشنیوں کا استعمال کرتے ہوئے اور عمودی کھیتی کو ایک قابل اعتماد عمل کے طور پر اپنانے سے، کسان موسم کے شدید واقعات کے خطرے کے بغیر اپنی فصلیں سارا سال اگانے کے قابل ہوتے ہیں۔ مزید برآں، صارفین کو مقامی طور پر اگائی جانے والی فصلیں کم وقت میں ملتی ہیں، کیونکہ طویل نقل و حمل کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔ اس عمل کے اندر اگائی جانے والی فصلیں کیڑوں اور بیماریوں سے پاک ہوتی ہیں، اس لیے تازہ اور معیاری پیداوار ملتی ہے۔

# زراعت اور پانی کا مناسب استعمال

## پانی کا استعمال

پانی زراعت کے لیے ایک اہم وسیلہ ہے، اور اس کا موثر استعمال دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت پورا کرنے کے لیےنہایت ضروری ہے۔ عالمی سطح پر قابل استعمال پانی کا 70 فیصد سے زیادہ حصہ زراعت میں استعمال ہوتا ہے، اور ایک اندازے کے مطابق 2050 تک دنیا کی آبادی میں مزید دو ارب کا اضافہ ہو گا، جس سے پانی کے وسائل پر اضافی دباؤ پڑے گا۔ لہذا، زراعت میں پانی کا صحیح استعمال خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانے، قدرتی وسائل کے تحفظ اور ماحولیات کے تحفظ کے لیے بہت اہم ہے۔

## زراعت میں پانی کی اہمیت

پانی زراعت کے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ فصلوں کی نشوونما اور پیداوار کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پانی کے بغیر، پودے فوٹو سنتھیسز نہیں کر سکتے، اور ان کی نشوونما رک جاتی ہے۔ پودوں کی صحت مند نشوونما کو برقرار رکھنے اور پانی کے سٹریس کو روکنے کے لیے مناسب پانی کی فراہمی ضروری ہے، جس کے بغیر فصلوں کی پیداوار اور معیار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ پانی کو آبپاشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو کہ فصلوں کو بارش کی کمی کو پورا کرنے کا عمل ہے۔ آبپاشی کی موثر تکنیک فصلوں کی پیداوار بڑھانے اور خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانے میں مدد کرتی ہے۔

## پانی کا بہتر استعمال

پانی کا بہتر استعمال کسانوں کو پانی کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرنے اور پانی کے ضیاع کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ پانی کے استعمال کو مختلف طریقوں سے بہتر بنایا جا سکتا ہے

## ڈرپ اریگیشن

ڈرپ ایریگیشن سسٹم مستحکم اور درست طریقے سے پودوں کی جڑوں تک براہ راست پانی پہنچانے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ ڈرپ ایریگیشن سسٹم روایتی طریقوں سے کی گئی آبپاشی کے مقابلے میں پانی کے استعمال کو نمایاں طور پر کم کر تا ہے۔ کیونکہ اس طریقے سے پودوں کی جڑ وں تک براہ راست پانی پہنچایا جاتا ہے جس سے بخارات کے ذریعے پانی کا کم سے کم ضیاع ہوتا ہے ۔ مزید برآں، ڈرپ اریگیشن سسٹم کو ٹائمر پر کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیا جا سکتا ہے، جوپودوں کو صحیح وقت پر پانی کی زیادہ سے زیادہ مقدار حاصل کرنے کو یقینی بناتا ہے۔

## سپرنکلر ایریگیشن سسٹم

سپرنکلر ایریگیشن سسٹم کئی طریقوں سے پانی کے استعمال کو کم کرنے میں مدد کر تا ہے ۔ اس سسٹم سے پانی کو براہ راست پودوں کی جڑوں تک پہنچایا جا سکتا ہےاوربخارات اور ہوا کی وجہ سے پانی کے ضیاع کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس سسٹم کو اس طرح ڈیزائن کیا جا تا ہے کہ سیراب ہونے والے پورے علاقے میں پانی کو یکساں طور پر تقسیم کیا جا سکے ۔ مزید برآں، جدید سپرنکلر سسٹم میں اکثر ایسے سینسر سے استعمال ہوتے ہیں جو مٹی کی نمی کی سطح کا پتہ لگاسکتے ہیں اور اس کے مطابق پانی دینے کے نظام الاوقات کو ایڈجسٹ کرسکتے ہیں، جس سے پانی کے استعمال کو مزید کم کیا جاسکتا ہے۔

## سنٹر پیوٹ اریگیشن سسٹم

سنٹر پیوٹ اریگیشن سسٹمز زراعت میں پانی کے تحفظ میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اور پانی کی تقسیم کے موثرطریقوں کااستعمال کرتے ہوئے فصلوں کو براہ راست پانی پہنچانے کے ساتھ ساتھ بخارات اور بہاؤ کے ذریعے ہونے والے پانی کے ضیاع کو کم کرتے ہیں۔ پیوٹ کی خودکار حرکت ضرورت کے مطابق مخصوص علاقوں کو نشانہ بناتے ہوئےپانی کو زیر استعمال لاتی ہے ۔ مزید برآں، جدید سینسر ٹیکنالوجیز مٹی کی نمی کی سطح کی نگرانی کر سکتی ہیں، جس سے آبپاشی کے بہترین نظام الاوقات اور زیادہ پانی کو روکنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ پانی کے بہتر انتظام کے ساتھ سنٹر پیوٹ ایریگیشن سسٹم کسانوں کو پانی کی کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ کرنے، پانی کے استعمال کو کم کرنے، اور بالآخر پائیدار زرعی طریقوں کو فروغ دینے کے قابل بناتے ہیں۔

## مٹی میں نمی کا معائنہ

مٹی میں نمی کا معائنہ مختلف طریقوں سے پانی کے استعمال کو کم کرنے میں مدد کر تی ہے۔ مٹی میں نمی کی سطح کو باقاعدگی سے ماپنے سے اس بات کو یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ کاشتکار صرف ضرورت کے وقت پانی دیں ، زیادہ پانی دینے سے گریز کریں، اور پانی کے ضیاع کو روکیں۔ سینسر ز کے استعمال سے مٹی میں نمی کی مقدار کا ڈیٹا حاصل کر کے اس کے عین مطابق آبپاشی کی شیڈولنگ کی جاتی ہے۔مزید بر آں، مٹی کی نمی کے معائنہ سے ان علاقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد مل سکتی ہے جنہیں کم یا زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے آبپاشی کا بہتر انتظام اور پانی کی بچت ہوتی ہے۔

## فصلوں کا انتخاب

فصلوں کا انتخاب زراعت میں پانی کے استعمال کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایسی فصلوں کا انتخاب کر کے جو مقامی آب و ہوا اور مٹی کے حالات کے مطابق ہوں، کاشتکار اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ان کی فصلیں کم سے کم آبپاشی کے ساتھ پروان چڑھیں ۔ مثال کے طور پر، خشک سالی سے مزاحمت رکھنے والی فصلوں جیسے جوار کو چاول اور گنے کی نسبت کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

## فصلوں کا ردوبدل

فصلوں کا ردوبدل ایک پائیدار زرعی عمل ہے جس میں ایک ہی کھیت میں کئی سالوں میں ایک مخصوص ترتیب میں مختلف فصلیں لگائی جاتی ہیں جس سے کئی طریقوں سے پانی کے استعمال کو کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ کیڑوں اور بیماریوں کے سائیکل کو توڑنے میں مدد کرتا ہے جو صحت مند فصلوں کا باعث بنتا ہے جن کو اگنے کے لیے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزید بر آں، فصلوں کے ردوبدل سے مٹی کی ساخت اور پانی کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے، جس سے پودوں کو زیادہ مؤثر طریقے سے نمی تک رسائی حاصل ہو تی ہے۔ فصلوں کا ردوبدل مٹی کے کٹاؤ اور بہاؤ کو کم کرنے میں بھی مدد کر تا ہےجو کٹاؤ اور بہاؤ سے ضائع ہونے والے پانی کی مقدار کو کم کر کے پانی کے وسائل کو بچانے میں مدد کر تی ہے۔

## واٹر ہارویسٹنگ

آبپاشی کے دوران بارش یا بہنے والے پانی کو ذخیرہ کرکے زراعت میں پانی کے استعمال کو کم کرنے کے لیے واٹر ہارویسٹنگ ایک موثر طریقہ ہے۔ یہ ذخیرہ شدہ پانی خشک سالی میں زمینی پانی کے ذرائع پر انحصار کو کم کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے جب پانی کی کمی متوقع ہو۔ پانی ذخیرہ کرنے کی تکنیکوں جیسے چھوٹے تالابوں کی تعمیر، بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنا، اور کنٹور فارمنگ کے استعمال سے، کاشتکار آبپاشی کے لیے استعمال ہونے والے پانی کی مقدار کو نمایاں طور پر کم کر سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف پانی کی بچت ہوتی ہے بلکہ فصلوں کی پیداوار اور مٹی کے معیار کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملتی ہے

# پانی کا مؤثر انتظام

مستحکم زراعت کے لیے پانی کے مؤثر انتظام کے طریقے بہت ضروری ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں :

## آبپاشی کا متعین وقت

آبپاشی کا متعین وقت پودوں کی نشوونما کے لیے درکار پانی کی مقدار کو بہتر بنا کر اور ضرورت سے زیادہ آبپاشی سے بچا کر زراعت میں پانی کے استعمال کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ مٹی کی نمی کے سینسر، موسم کے اعداد و شمار، اور فصلوں کے پانی کی طلب جیسی مختلف تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے، کسان اپنے آبپاشی کے نظام کو صرف ضرورت کے وقت پانی لگانے کے لیے شیڈول کر سکتے ہیں، اس طرح پانی کے ضیاع کو کم کر کے فصل کی پیداوار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے

## پانی کا دوبارہ استعمال

زراعت میں پانی کے استعمال کو کم کرنے کے لیے پانی کا دوبارہ استعمال ایک موثر حکمت عملی ہو سکتی ہے۔ آبپاشی یا صفائی جیسی زرعی سرگرمیوں سے گندے پانی کو ٹریٹ کرنے اور دوبارہ استعمال کرنے سے، کسان اپنی پانی کی فراہمی کو بڑھا سکتے ہیں اور میٹھے پانی کے ذرائع پر اپنا انحصار کم کر سکتے ہیں۔ دوبارہ حاصل شدہ پانی کو فصلوں کی آبپاشی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جو میٹھے پانی کے وسائل کی طلب کو نمایاں طور پر کم کر تی ہے۔ اس سے پانی کے وسائل کو بچانے میں مدد ملتی ہے خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں پانی کی کمی کا سامنا ہے ۔ مزید بر آں، پانی کے دوبارہ استعمال کے طریقوں کو نافذ کرنے سے قدرتی آبی ذخائر میں گندے پانی کے اخراج کو کم کرکے آبی ماحولیاتی نظام کے نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے۔

## زمینی انتظام

زمین کے انتظام کے طریقے زراعت میں پانی کے استعمال کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ فصلوں کا ردوبدل ، کور کراپنگ، اور کنزرویشن جیسی تکنیکوں کو لاگو کرکے، مٹی کی صحت اور ساخت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے، جس سے پانی کی بہتر برقراری اور بہاؤ کو کم کیا جا سکتا ہے۔

پانی ایک قیمتی وسیلہ ہے، اور زراعت میں اس کا پائیدار استعمال خوراک کی حفاظت اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے اہم ہے۔ زراعت میں پانی کا صحیح استعمال پانی کے استعمال کی کارکردگی کو بہتر بنانے، پانی کے ضیاع کو کم کرنے اور ہمارے آبی وسائل کی حفاظت میں مدد کر سکتا ہے۔

# ترشاوہ پھل - نقصان دہ کیڑے اور بیماریاں

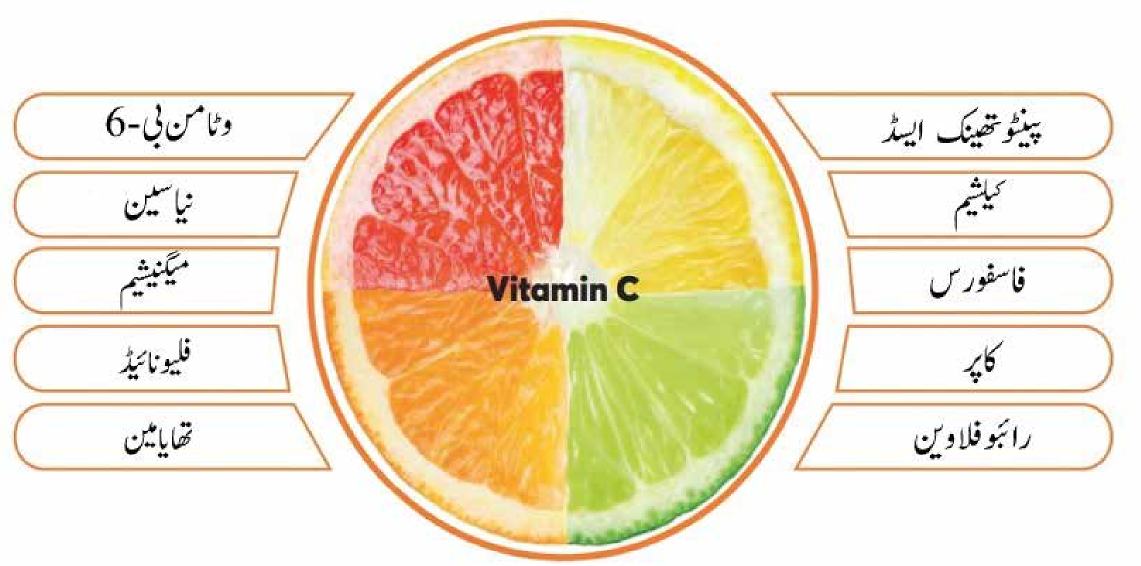


ترشاوہ باغات مرطوب اور گرم مرطوب آب و ہوا والے ممالک میں لگائے جاتے ہیں۔ ترشاوہ پھل دنیا میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں ترشاوہ باغات کا رقبہ ایک لاکھ 60 ہزار ہیکٹر ہے جس میں سالانہ 1.5 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان مختلف پھلوں کی 30 سے زائد اقسام پیدا کر رہا ہے جن میں ترشاوہ پھل تمام پھلوں میں سرفہرست ہیں اور ملک میں پھلوں کی کل پیداوار کا تقریباً 30 فیصد ہے ترشاوہ کے باغات پاکستان کے چاروں صوبوں میں اگائے جاتے ہیں لیکن پنجاب اپنی زیادہ آبادی، سازگار حالات اور مناسب پانی کی وجہ سے 95 فیصد پھل پیدا کرتا ہے۔پاکستان میں پیدا ہونے والے ترشاوہ پھلوں کا ایک بڑا حصہ زیادہ تر مقامی طور پر ہی استعمال کر لیا جاتا ہے صرف 10-12 فیصد ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔

ترشاوہ باغات میں مختلف کیڑے اور بیماریاں حملہ آور ہو کر اس کی پیداوار میں کمی کا باعث بنتے ہیں ان میں سے اہم کیڑے اور بیماریاں درج ذیل ہیں

## نقصان دہ کیڑے

### سٹرس سلا: Citrus psylla

**نقصان :**

بالغ اور خصوصا بچے نئی شاخوں اور پتوں سے رس چوستے ہیں۔ یہ اپنے تھوک کے ذریعے زہریلا مادہ پودے میں داخل کرتے ہیں جس سے پتے بری طرح مڑ جاتے ہیں اور جسم سے خارج کردہ میٹھی رطوبت پرپیدا ہونے والی سوٹی مولڈ کی وجہ سے فوٹو سینتھیسز بری طرح متاثر ہوتی ہے یہ مختلف بیماریوں جسے سٹرس گریننگ(Citrus Greening) جیسی بیماریوں کے پھیلانے کا بھی باعث بنتے ہیں۔

## لیف مائنرز: Leaf minor

### نقصان :

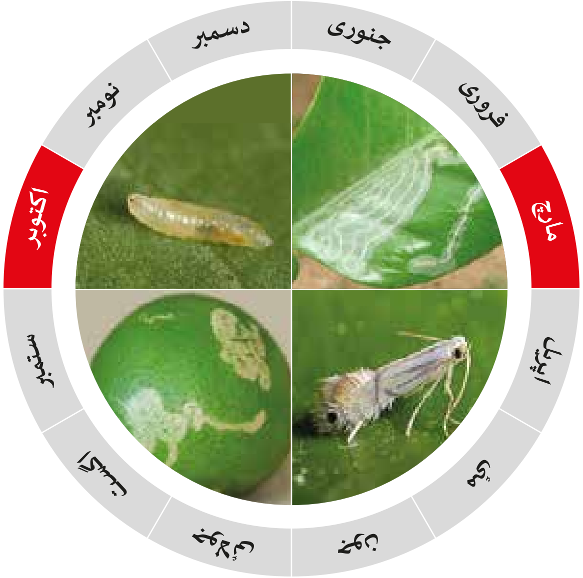


بچے نرم پتوں کی دو سطحوں کے درمیان سرنگیں بناتے ہیں اور خلیوں کو کھاتے ہوئے زگ زیگ گیلریاں بناتے ہیں۔ یہ پتوں اور پھلوں کی سطح کو کھرچ کر ان سے رس چوستے ہیں۔ حملے سے چاندی یا کانسی کے رنگ کے دھبے پتوں پر نمودار ہوتے ہیں جس سے پتے خشک ہو کر مر جاتے ہیں اور پھل پر حملہ کی صورت میں کھرچنے کے نشانات نمایاں نظر آتے ہیں جس سے پھل کا معیار خراب ہو جاتا ہے۔

## سیاہ مکھی : Black fly

### نقصان :

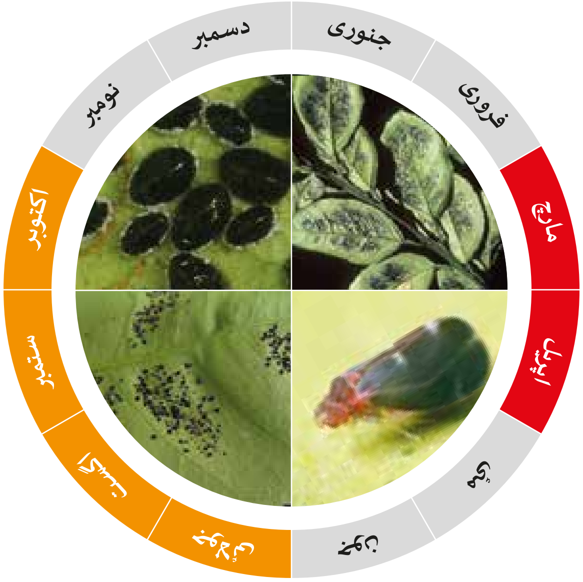


یہ پودوں سے غذائی اجزاء کو چوس کران کو نقصان پہنچاتی ہے، جس سے پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہ سیاہ مکھی شہد جیسی میٹھی رطوبت خارج کرتی ہے جس پر سوٹی مولڈ فنگس اگتی ہے، یہ فنگس پتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے جس کی وجہ سے وہ سیاہ نظر آتے ہیں۔ پتے کالے ہونے کی وجہ سے فوٹو سینتھیسز نہیں کر پاتے اور خوراک بنانے کا عمل بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

## پھل کی مکھی: Fruitfly

### نقصان:

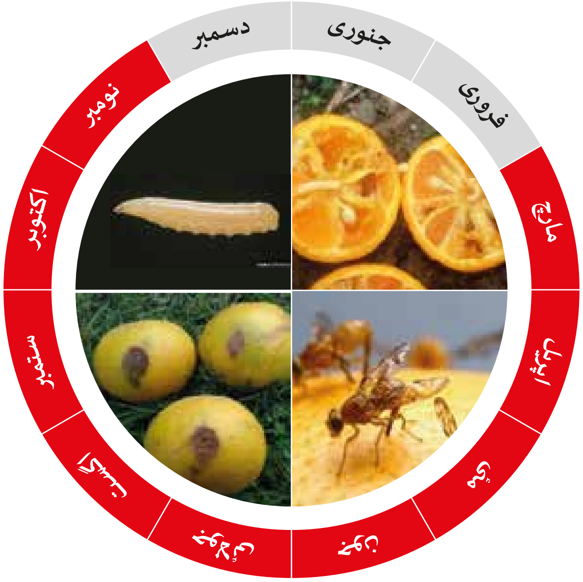


مادہ اپریل کے مہینے میں اکٹھو ہو کر پھل کی جلد کے اندر انڈے دیتی ہے جس سے نکل کرسنڈیاں پھل میں داخل ہوجاتی ہیں یہ پھل میں موجود گودے کو کھا کر پھل کی کوالٹی کو برباد کر دیتی ہیں جبکہ داخلی راستے پر موجود زخم سے مختلف بیکٹیریا پھل میں داخل ہوکر کئی دوسری بیماریاں پھیلانے کا سبب بنتے ہیں ۔ پھل کی جلد میں انڈے دینے کے بعد ان کو کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ انڈے دینے سے پہلے کنٹرول کیا جائے ۔

# بیماریاں

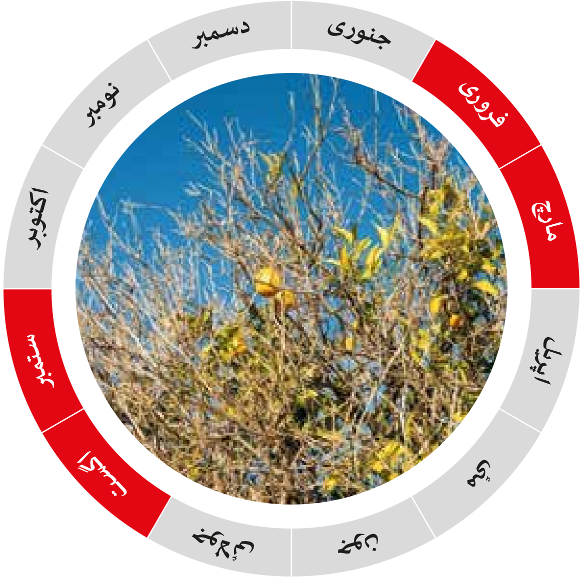


## ترشاوہ کی سوک : Wither Tip

### نقصان:

اس بیماری کی وجہ سے ترشاوہ کے درخت کی شاخوں کے سرے نیچے کی طرف سوکھنا شروع ہوجاتے ہیں اور آخر کار پورے درخت کی موت ہو جاتی ہے جسے سٹرس وِدر ٹِپ یا ڈائی بیک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ***Xylella fastidiosa*** نامی بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتا ہے، جو مختلف بیماریاں پھیلانے والے کیڑوں کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ دیگر علامات میں پتوں کا پیلا ہونا اور مرجھانا، ٹہنی کا مرجھانا اور قبل از وقت پھل گرنا شامل ہیں۔

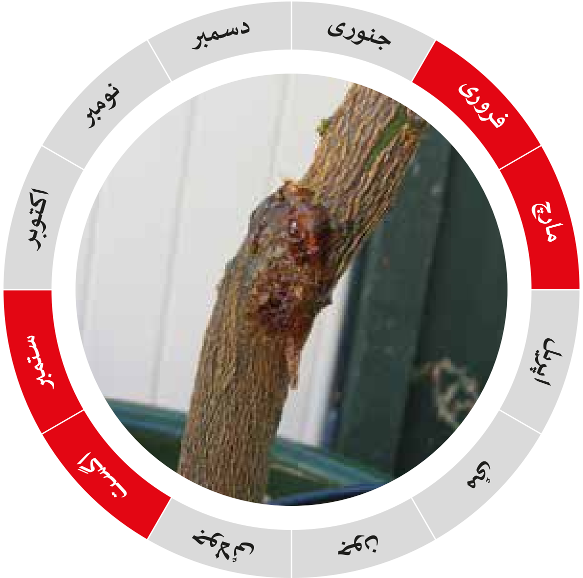


## گوند کا نکلنا: Gummosis

### نقصان:

سٹرس گوموسس ایک بیماری ہے جو مختلف فنگس اور بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتی ہے یہ چھال میں زخموں یا دراڑوں کے ذریعے درخت میں داخل ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے چھال سڑ جاتی ہے اور ایک گاڑھی رطوبت کے اخراج کا سبب بنتی ہے ۔سٹرس گوموسس کی علامات میں چھال پر زخموں کا بننا، امبر رنگ کے رطوبت کے گولے یا رس کا نکلنا، اور پتوں کا مرجھانا یا پیلا ہونا یہاں تک کہ درخت کی موت کا سبب بننا شامل ہیں۔

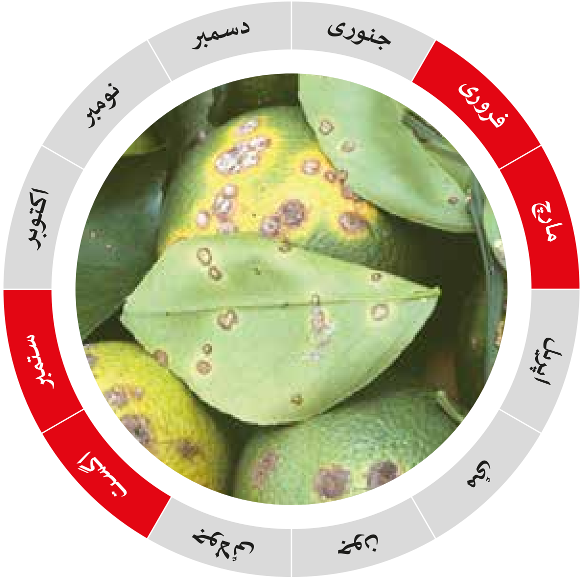


## سٹرس کینکر: Citrus Canker

### نقصان:

سٹرس کینکر ایک بیکٹیریل بیماری ہے جو ***Xanthomonas citri*** بیکٹیریم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر ہوا ، بارش، باغبانی کے آلات اور انسانوں سے پھیلتی ہے۔ سٹرس کینکر درختوں کے پتوں، تنوں اور پھلوں پر چھوٹے، ابھرے ہوئے، گول یا لمبے نشانوں کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ یہ پتوں کو مسخ کرنے ، وقت سے پہلے گرنے اور شدید صورتوں میں درخت کے مرجھانے یا گرنے کا سبب بن سکتی ہے۔

# اسپرے سے متعلق رہنما اصول!

گذشتہ شمارے میں ہم نے اسپرے کرتے وقت زہر کی بوتل کے دوبارہ استعمال اور اسپرے کے بعد نہانے کی اہمیت پر بات کی تھی اس دفعہ ہم آپ کی توجہ بوتلوں کو غیر متعلقہ افراد، بچوں اور پالتو جانوروں سے دور رکھنے پر دلانا چاہتے ہیں۔

- زہر کی بوتلوں کو بچوں اور تمام غیر متعلقہ افراد کی پہنچ سے دور تالہ بند رکھیں تا کہ کسی بھی قسم کے نقصان سے بچا جا سکے۔

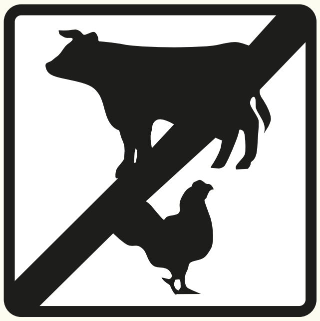

- زہر کی بوتلوں کو کھانے پینے کی اشیاء اور پالتو جانوروں سے دور رکھیں تا کہ تمام جاندار زہر کے اثرات سے محفوظ رہیں۔

**اسٹوریج:** زہرکوسورج کی روشنی اورنمی سے دُور اسٹور کریں۔ تاریخ حدِ استعمال تک زہرکواسٹور کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ زہر اپنے اصل اور سیل بند پیکٹ میں ہو۔ اسٹور ہوادار ہو، اس میں کھانے پینے کی اشیاء اور چارہ نہ رکھا جائے اور اس میں تالا لگا رہے۔ اسٹور کا درجہ حرارت منفی 10 درجہ سینٹی گریڈ سے کم اور 35 درجہ سینٹی گریڈ سے زیادہ نہ ہونے پائے۔

**انتباہ:** زہرکو بچوں، غیر متعلقہ لوگوں، جانوروں اور کھانے پینے کی اشیاء سے دُور رکھیئے۔ زہرکو اسپرے کرنے سے پہلے لیبل ضرور پڑھ لیں۔

# سائیلج کی اہمیت!

دودھ دینے والے جانوروں سے پیدا ہونےوالے دودھ کی مقدار کو بڑھانے کے لیے، ان کو صحت مند اور مناسب خوراک دینا بہت ضروری ہے۔ مناسب خوراک کی کمی کی وجہ سے ہم پاکستان میں جانوروں سے دودھ کی بہترین پیداوار حاصل نہیں کر سکتے۔ جانوروں سے دودھ کی پیداوار صرف اسی صورت میں زیادہ ہو سکتی ہے جب ان کی غذائی ضروریات کو سبز چارے کی وافر فراہمی سے پورا کیا جائے۔سبز چارے کے استعمال کے بارے میں مناسب معلومات کی کمی کی وجہ سے، کسان اکثر کم معیار کے چارے کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ دودھ کی پیداوار اور جانوروں کی صحت دونوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

سائیلج مویشیوں کے لیے غذا کا ایک اہم ذریعہ ہے یہ کاربوہائیڈریٹس، پروٹین اور وٹامنز جیسے غذائی اجزا سے مالا مال ہے ، خاص طور پر سردیوں کے مہینوں میں جب تازہ چراگاہیں دستیاب نہیں ہوتیں ،یہ جانوروں کے لیے ایک بہترین خوراک ہے۔

مویشی پالنے میں سائیلج کا استعمال دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ کسان اپنے مویشیوں کی خوراک پوری کرنے کے لیے اسے بڑے پیمانے پر پیدا کرتے ہیں۔سائیلج دودھ دینے والے جانوروں کوروزانہ 6 سے 15 کلوگرام کی مقدار میں کھلایا جاتا ہے۔

## سائیلج کی فصلیں اور غذائیت

پاکستان میں سب سے زیادہ سائیلج بنانے والی جو فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ ان میں پروٹین کی مقدارمندرجہ ذیل ہے۔

جئی - 9% پروٹین۔ جو - 10%پروٹین۔ مٹر- 18%پروٹین۔ مکئی میں 7%-13پروٹین ہوتا ہے۔ جوار میں 10 فیصد پروٹین ہوتا ہے۔

برسیم ایک بہت ہی لذیذ جانوروں کی خوراک ہے جس میں 17% پروٹین ہوتا ہے۔

سائیلج بنانے کے مختلف مرحلے درج ذیل ہیں۔

## صحیح فصلوں کا انتخاب :

سائیلج بنانے کا پہلا قدم صحیح فصلوں کا انتخاب کرنا ہے۔ سائیلج کے لیے سب سے زیادہ استعمال ہونے والی فصلیں مثلا گراس، مکئی اور جوار ہیں۔ ایسی فصلوں کا انتخاب کرنا ضروری ہے جن میں نمی کی مقدار زیادہ ہو اور ان کی پیداوار زیادہ ہو۔ جب فصل پکنے سے پہلے یا بعد میں کاٹی جاتی ہے، تو چارہ کم غذائیت والا ہوتا ہے۔ جب نمی کی سطح 67-70 فیصد کے درمیان ہو تو فصل سائیلج کے لیے بہترہوتی ہے

## فصلوں کی کٹائی :

سائیلج سے زیادہ غذائیت حاصل کرنے کے لیے،

فصل کی کٹائی کا انتخاب مناسب وقت پر کرنا بہت ضروری ہے ۔ سائیلج کے لیے فصل کٹائی کے بعد 0.5 اور 1.5 انچ کے درمیان چھوٹے ٹکڑوں میں ہونی چاہیے۔

## فصلوں کو کمپیکٹ کرنا:

کٹائی کے بعد، فصلوں کو کمپیکٹ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہوا کو دور کیا جا سکے۔ یہ عمل ایک ٹریکٹر یا بھاری مشینری کا استعمال کرتے ہوئے کیا جاتا ہے ۔ مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سائیلج سے زیادہ سے زیادہ ہوا نکال کر پیک کیا جائے۔

## فصل کو ڈھانپنا:

ایک بار جب فصلوں کو کمپیکٹ کر لیا جاتا ہے، تو ہوا اور پانی کو اندر جانے سے روکنے کے لیے انہیں ڈھانپنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے عام طور پر ایک پلاسٹک شیٹ استعمال کی جاتی ہے، جو فصلوں کے اوپر بچھائی جاتی ہے اور کناروں کے گرد مٹی لگا کر محفوظ کرتے ہیں۔ یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ کسی بھی صورت ہوا کو داخل ہونے سے روکنے کے لیے شیٹ سخت اور محفوظ ہو ۔

## فصلوں کو ذخیرہ کرنا:

آخری مرحلہ فصلوں کو ٹھنڈی، خشک جگہ پر ذخیرہ کرنا ہے جہاں وہ فرمینٹیشن کر سکیں۔ اس کو عام طور پر سائلو میں کیا جاتا ہے، جو کہ ایک ہوا بند کنٹینر ہے جو سائیلج کو ذخیرہ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ فصلوں کو فرمنیٹشن کے لیے کئی ہفتوں تک رکھنے کی ضرورت ہے، اس دوران لیکٹک ایسڈ پیدا ہوتا ہے ، جو فصلوں میں موجود غذائی اجزاء کو محفوظ رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

## سائلج کے چند اہم فوائد :

### غذائی اجزاء سے بھرپور:

سائیلج کاربوہائیڈریٹس، پروٹینز اور وٹامنز جیسے غذائی اجزا سے بھرپور ہوتا ہے، جو اسے جانوروں کے لیے غذائیت کا بہترین ذریعہ بناتا ہے۔ فرمینٹشن جانوروں کی خوراک ہضم کرنے کے عمل کو بڑھاتا ہے،

### کم لاگت:

سائیلج جانوروں کی خوراک کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، خاص طور پر جب دوسری قسم کے فیڈ جیسے گھاس یا اناج کا موازنہ کیا جائے۔ اسے پیدا کرنا اور ذخیرہ کرنا نسبتاً آسان ہے، جس سے یہ کسانوں کے لیے ایک مقبول انتخاب ہے۔

### جانوروں کی صحت اور پیداواری صلاحیت :

سائیلج جانوروں کی صحت اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بناتا ہے، جس کے نتیجے میں وزن میں اضافہ اور دودھ کی پیداوار بہتر ہوتی ہے۔ یہ جانوروں میں ہاضمہ کے مسائل جیسے اپھارہ اور تیزابیت کے خطرے کو کم کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔

### خوراک کا مستقل ذریعہ :

سائیلج کو سال بھر استعمال کے لیے تیار اور ذخیرہ کیا جا سکتا ہے، جو مویشیوں کے لیے خوراک کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔ یہ خاص طور پر سردیوں کے مہینوں میں اہم ہوتا ہے جب تازہ چراگاہ دستیاب نہیں ہوتی ۔

## پاکستان میں سائیلج مارکیٹ کو درپیش مسائل :

پاکستان میں سائیلج مارکیٹ کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے جو اس کے معیار اور دستیابی کو متاثر کر سکتے ہیں۔

### شعور کی کمی:

پاکستان میں سائیلج مارکیٹ کو درپیش سب سے بڑے مسائل میں سے ایک کسانوں میں آگاہی کا فقدان ہے۔ بہت سے کاشتکار سائیلج کے فوائد سے واقف نہیں ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اسے صحیح طریقے سے کیسے تیار اور ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ناقص معیار کا سائیلج پیدا ہوتا ہے جو مویشیوں کو کھلانے کے لیے موزوں نہیں ہے۔

### ناقص معیار کی سائیلج:

پاکستان میں سائیلج کی مارکیٹ کو درپیش ایک اور مسئلہ ناقص معیار کے سائیلج کی پیداوار ہے۔ ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب فصلوں کی صحیح وقت پر کٹائی ، مناسب طریقے سے کمپیکٹ کرنا یا انہیں ہوا بند حالات میں ذخیرہ نہیں کیا جاتا۔ ناقص معیار کی سائیلج مویشیوں میں صحت کے مسائل اور پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

### محدود دستیابی:

پاکستان میں سائیلج کی دستیابی بھی محدود ہوتی ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔ یہ سائیلج بنانے اور ذخیرہ کرنے کے لیے درکار آلات یا وسائل کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، سازوسامان کی زیادہ قیمت اور حکومتی تعاون کی کمی چھوٹے پیمانے پر کسانوں کے لیے سائیلج پیدا کرنا مشکل بناتی ہے۔

### قیمت میں اتار چڑھاؤ:

پاکستان میں سائیلج کی قیمت اتار چڑھاؤ کا شکار رہتی ہے، جو لائیو سٹاک فارمنگ کے منافع کو متاثر کرتی ہے۔ سائیلج پیدا کرنے کے لیے استعمال ہونے والی فصلوں کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پیداواری لاگت میں تبدیلی کا باعث بن سکتا ہے۔

پاکستان میں سائیلج مارکیٹ کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے جو اس اہم وسائل کی دستیابی اور معیار کو متاثر کرتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے کسانوں میں زیادہ سے زیادہ بیداری، بہتر ضابطے اور چھوٹے پیمانے کے کسانوں کے لیے حکومتی تعاون میں اضافہ کی ضرورت ہوگی۔ ان چیلنجوں سے نمٹنے سے، پاکستان میں سائیلج مارکیٹ زیادہ قابل اعتماد بن سکتی ہے اور مویشیوں کے لیے غذائیت کا ایک قیمتی ذریعہ فراہم کر سکتی ہے۔

certus seeds

# بہتر کل کی تعمیر!

## کینولا HC-021C

ایک پودے پر کم و بیش 800 سے 900 تک پھلیاں
پودے کا تنا بہت مضبوط زیادہ پیداوار دینے والا ہائبرڈ کینولا
مارکیٹ میں زیادہ ریٹ

**نام: عبدل غفار**

**شہر: دیپالپور**

**موبائل نمبر: 03008144715**

میں نے سرٹس سیڈز کا HC-021C کاشت کیا تھا اور 30 من فی ایکڑ پیداوار لی ۔ HC-021C میں موجود مارکیٹ کے خوردنی آئل سے بھی بہت بہتر خصوصیات ہیں ۔ بیج سے تیل نکالنے کے بعد ہم تیل کو ڈائریکٹ استعمال کر رہے ہیں ۔ اس تیل کو کیمیکل سے صاف کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے ۔ خود کھائیں دوستوں کو کھلائیں پاکستان کو صحت مند بنائیں

## کینولا HC-021C

اس کی پھلی لمبی اور موٹی ہر پھلی میں تقریبا 29 تا 32 دانے
زیادہ پیداوار دینے والا ہائبرڈ کینولا اور ہر پودا پھلیوں سے بھرا ہوا
بیج کی کالی رنگت کی وجہ سے مارکیٹ میں زیادہ ڈیمانڈ

**نام : ایازمحمد**

**شہر: شجاع آباد**

**موبائل نمبر: 03007376020**

پہلے میں سرسوں کی دوسری اقسام کاشت کرتا تھا لیکن اس سال میں نے سرٹس سیڈز کے نمائندہ کے کہنے پر کینولا کا بیج HC-021C کا شت کیا۔ دوسری اقسام کی نسبت میں نے 33 من فی ایکڑ پیداوار حاصل کی۔ سبسڈی اسکیم کی وجہ سے کینولا HC-021C کی ورائٹی کاشت کرنے سے میری پیداوری لاگت کم آئی ہے۔ مارکیٹ میں موجود خوردنی تیل سے بھی بہتر خصوصیات اس میں ہیں اور خصوصا دل کے امراض سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے اسی وجہ سے اب میں اور میرے عزیز و اقارب کھانے میں یہی تیل استعمال کر رہے ہیں۔
میں اپنے تمام دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں HC-021C کو زیادہ سے زیادہ کاشت کریں اور ملک کو تیل میں خود کفیل بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

## کینولا HC-021C

اس کی پھلی کی لمبائی رایا ور مسٹرڈ کی پھلی سے تقریبا ڈبل اور ہر پھلی میں تقریبا 30 سے 32 دانے
ایک پودے پر کم و بیش 1000 پھلیاں اور زیادہ پیداوار دینے والا ہائبرڈ کینولا
صحت مند بیج کی وجہ سے مارکیٹ میں زیادہ ریٹ

**نام: محمد لطیف**

**شہر:رینالہ خورد**

**موبائل نمبر: 03074294214**

میں نے سرٹس سیڈز کا HC-021C کاشت کیا تھا اور 35 من فی ایکڑ پیداوار لی۔ فصل کی کاشت سے لے کر کٹائی تک سرٹس سیڈز کے نمائندے گاہے بگاہے میری رہنمائی کرتے رہے ۔ اور HC-021C سے تیل نکالنے کا مشورہ نمائندے نے دیا اور انھوں نے بتایا کہ HC-021C دراصل 00 ۔ ڈبل زیرو کینولا ہے جس میں موجود مارکیٹ کے خوردنی آئل سے بھی بہتر خصوصیات ہیں اور خصوصا دل کے امراض سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے اسی وجہ سے اب میں کھانے میں یہی تیل استعمال کر رہاہوں یہ کھانے میں بہت اچھا ہے۔

## کینولا HC-021C

عام رایا اور مسٹرد سے تقریبا دگنی پھلی
مضبوط پودا زیادہ پیداواری صلاحیت
بیج کی رنگت کی وجہ سے مارکیٹ میں زیادہ پسند کیا گیا

**نام : حاجی نذیر**

**شہر: گوجرانوالہ**

**موبائل نمبر: 03456361542**

اس سال میں نے سرٹس سیڈز کے نمائندہ کے کہنے پر کینولا کا بیج HC-021C کا شت کیا ۔ اور میں نے 32 من فی ایکڑ پیداوار حاصل کی ۔ اس کی پھلی لمبی اور ہر پھلی میں تقریبا 30 تا 32 دانے تھے ۔ اور فی پودا 800سے بھی زیادہ پھلیاں لگی تھیں ۔
سبسڈی اسکیم کی وجہ سے کینولا HC-021C کی ورائٹی کاشت کرنے سے میری پیداوری لاگت میں کمی آئی ہے۔ میری طرح ہر زمیندار ایک ایکڑ لگا کر خوردنی تیل گھر پر تیار کرے تو ملک کا قیمتی زرمبادلہ بچایا جا سکتا ہے

# ذہیندار مُجھے بدلنا ہے!

نام : یاسر

شہر: اوکاڑہ

موبائل نمبر: 03034546326

میں 60 ایکڑ کا کاشتکار ہوں ۔ میں آلو ، مکئی اور دھان لگاتا ہوں ذہیندار پروگرام میں شامل ہونے سے مجھے ادویات اور جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں بروقت سہی معلومات ملنا شروع ہو گئی ہیں ۔ جس سے میری پیداور میں نمایا ں اضافہ ہوا ہے ذہیندار پروگرام میں شامل ہونے سے پہلے میری آلو کی پیداور 85سے 90 بوری آتی تھی لیکن اس پروگرام میں شامل ہونے سے میری پیداور 100 بوری فی ایکڑ آئی ہے ۔

نام: محمد سلیم

شہر: جلال پور پیروالا

موبائل نمبر: 03016974618

میں 30 ایکڑ کا کاشتکار ہوں ۔ میں گندم ، مونگ، تل اور کماد لگاتا ہوں ذہیندار پروگرام میں شامل ہونے سے مجھے موسم، زمین، بیج کے بارے میں بروقت اور سہی معلومات ملنا شروع ہو گئی ہیں۔ جس سے میری پیداور میں نمایاں اضافہ ہوا ہے ذہیندارپروگرام میں شامل ہونے کے بعد اپنے علاقے میں زیادہ پیداور لینے والوں میں شمار ہوتا ہوں میری گندم کی پیداور اس سال 60 من فی ایکڑ آئی ہے۔

نام : مظہرحسین

شہر: شجاع آباد

موبائل نمبر: 03027860689

میں 60 ایکڑ کا کاشتکار ہوں ۔ میں گندم ، مکئی اور کپاس لگاتا ہوں ۔ کمپنی کا نمائندہ ہر ہفتے میرے پاس آتا ہے اور میری فصل کا معائنہ کرتا ہے جس سے میری پیداور میں نمایا ں اضافہ ہوا ہے ذہیندارپروگرام میں شامل ہونے سے پہلے میری گندم کی پیداور 35سے 40 من تک آتی تھی لیکن اس پروگرام میں شامل ہونے سے میری پیداور 52 من فی ایکڑ آئی ہے ۔

نام : عابد

شہر: اوکاڑہ

موبائل نمبر: 03360072200

میں 85 ایکڑ کا کاشتکار ہوں ۔ میں آلو ، مکئی اورچاول لگاتا ہوں ذہیندار پروگرام میں شامل ہونے سے فصل کے بارے میں بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملا ہے ۔ جس سے میری پیداور میں نمایا ں اضافہ ہوا ہے اس پروگرام میں شامل ہونے سے پہلے میری آلو کی پیداور 90سے 95 بوری تک آتی تھی لیکن اس پروگرام میں شامل ہونے سے میری پیداور 105 بوری تک آئی ہے ۔ کمپنی کا ٹیکنکل نمائندہ ہر ہفتے باقاعدگی سے میری فصل کا معائنہ کرنے آتا ہے ۔ اور موقع پر مسئلے کا حل تجویز کرتا ہے ۔

# دالیں

دالیں ایک اہم غذا ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر لاکھوں افراد اس کا استعمال کرتے ہیں۔ دیگر ممالک جہاں دال کی کھپت زیادہ ہے ان میں پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت ، اور ترکی شامل ہیں. دالیں پروٹین، فائبر اور دیگر ضروری غذائی اجزاء کا ایک اچھا ذریعہ ہیں۔ 100 گرام پکی ہوئی دال میں تقریبا 9 گرام پروٹین، 8 گرام فائبر ہوتا ہے، اور وٹامن اور معدنیات جیسے آئرن، فولیٹ اور میگنیشیم سے بھرپور ہوتا ہے۔ دالیں پاکستان میں سبزیوں کے پروٹین کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ ان کی کاشت کل فصل والے رقبے کے 5 فیصد پر کی جاتی ہے۔ ان کا استعمال بچوں کے کھانے سے لے کر ہر چھوٹے بڑے کی خوراک میں ہوتا ہے ۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے دالوں کی مانگ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

دال کی فصلوں کی عالمی مارکیٹ میں بڑے پیمانے پر تجارت کی جاتی ہے۔ انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر کے مطابق 2020 میں دال کی برآمدات کی مجموعی مالیت تقریبا 13.6 ارب ڈالر رہی۔ دالوں کے سب سے بڑے برآمد کنندگان میں کینیڈا، آسٹریلیا اور امریکہ شامل ہیں۔

پاکستان میں دال کی بڑی فصلوں کا کل رقبہ تقریبا 1.3 ملین ہیکٹر ہے۔ ملک میں اگائی جانے والی دال کی اہم فصلوں میں، دال مونگ، کالا چنا، ماش شامل ہیں۔

ان دالوں میں چنا موسم سرما کی اہم غذائی پھلی ہے اور مونگ موسم گرما کی سب سے بڑی پھلی ہے۔ جبکہ مونگ دالوں کے لئے مختص کل رقبے کا 18 فیصد ہے جو دالوں کی کل پیداوار میں 16 فیصد حصہ ڈالتا ہے۔ کالے چنے اور دال، ہر ایک کی کاشت دالوں کے کل رقبے کے 5 فیصد پر کی جاتی ہے اور ان میں سے ہر ایک دالوں کی کل پیداوار میں 5 فیصد حصہ ڈالتی ہے۔

22-2021 کے دوران چنے کی پیداوار میں 36.3 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 319 ہزار ٹن تک پہنچ گئی، مسور کی دال 4100 ٹن، مونگ کی دال 263.8 ہزار ٹن جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 29.0 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ ماش کی دال میں 11.6 فیصد کمی ہوئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے منصوبہ بندی سے دالوں کے زیر کاشت رقبے کو بڑھائیں تا کہ دالوں میں ہم اپنے ملک کو خود کفیل کر سکیں۔

# کیمپین کارنر

# کیمپین کارنر